شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس

تحفۂ رمضان المبارک

ماہِ مبارک کے عظیم فضائل ☆ روزہ، زکوٰۃ، اعتکاف وصدقۂ فطر کے اہم مسائل

☆ ایمان افروز حمدیہ ونعتیہ اشعار ☆ چند مسنون دعائیں ☆ دیگر مستند معلومات

مولانا محمد منصور احمد

مدرسہ بناتِ عائشہ رضی اللہ عنہا

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : تحفۂ رمضان المبارک

مصنف : مولانا محمد منصور احمد

اشاعت : پانچویں بار، شعبان ۱۴۳۹ھ/مئی 2018ء

تعداد : ایک ہزار

ناشر : ادارۃ المقصود
0321-2039293

ملنے کا پتہ

مدرسہ بناتِ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نزد موٹروے چوک، جھنگی سیداں، اسلام آباد

0314-3030313

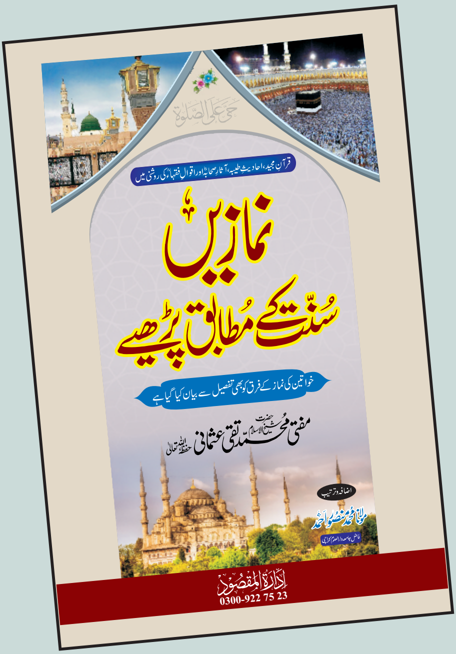
E-mail:i.maqsood313@yahoo.com

فہرستِ کتاب

رمضان المبارک
آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظر میں

حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شعبان کی آخری تاریخ میں ہم لوگوں کو وعظ فرمایا تمہارے اوپر ایک مہینہ آ رہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے بہت مبارک مہینہ ہے اور اس میں ایک رات (شب قدر) جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کو فرض فرمایا اور اس کے رات کے قیام (یعنی تراویح) کو ثواب کی چیز بنایا ہے، جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرے ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں فرض ادا کیا اور جو شخص اس مہینہ میں کسی فرض کو ادا کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرے، یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ لوگوں کیساتھ غمخواری کرنیکا ہے۔ اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اس کیلئے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور روزہ دار کے ثواب کے مانند اس کو ثواب ہوگا، مگر اس روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا، صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ (پیٹ بھر کر کھلانے پر موقوف نہیں) یہ ثواب تو اللہ جل شانہٗ ایک کھجور سے کوئی افطار کرا دے یا ایک گھونٹ پانی پلا دے یا ایک گھونٹ لسی پلا

دے اس پر بھی مرحمت فرمادیتے ہیں، یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ اللہ کی رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے، جو شخص اس مہینہ میں ہلکا کر دے اپنے غلام (وخادم) کے بوجھ کو حق تعالیٰ شانہٗ اس کی مغفرت فرماتے ہیں، اور آگ سے آزادی فرماتے ہیں، اور چار چیزوں کی اس میں کثرت رکھا کرو جن میں سے دو چیزیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے تمہیں چارۂ کار نہیں، پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو وہ کلمۂ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کی طلب کرو، اور آگ سے پناہ مانگو، جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے حق تعالیٰ (قیامت کے دن) میرے حوض سے اس کو ایسا پانی پلائیں گے جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔ (بیہقی، ترمذی)



تحفۂ رمضان المبارک

رحمتوں، برکتوں، سعادتوں اور روحانی مسرّتوں کے موسم ماہ مبارک یعنی رمضان شریف کی آمد آمد ہے۔

رمضان المبارک کیا ہے؟ انسانیت کیلئے خالق انسانیت کی طرف سے عظیم الشان تحفہ اور بہت بڑا انعام ہے جو گناہوں کی معافی، رب کی رضا مندی، جنت کے حصول اور دوزخ سے نجات کا پیغام لاتا ہے۔ رحمت کی گھٹائیں اٹھتی ہیں اور کرم کی ہوائیں چارسُو چل رہی ہوتی ہیں، مغفرت کی برسات چھم چھم برستی ہے۔

سبحان اللہ! جسمانی پیاس میں روحانی سیرابی اور جسم کی بھوک میں روح کو غذا کی فراہمی یہ قدرت والے رب کے کرشمے نہیں تو اور کیا ہیں جیسے کسی نے حرم مکہ میں ملتزم شریف کو دیکھ کر کہا تھا۔

حرم کی مقدس فضاؤں میں گُم ہوں
میں جنت کی ٹھنڈی ہواؤں میں گُم ہوں
مقفل ہیں در ، لُٹ رہے ہیں خزانے
عطاء کی ان نرالی اداؤں میں گُم ہوں

عطا کی یہ نرالی ادائیں رمضان المبارک کا چاند نظر آتے ہی اپنے پورے جوبن پہ ہوتی

ہیں اللہ والے جھولیاں بھرنے میں لگ جاتے ہیں اور ایک ایک لمحہ نیکی و مغفرت عطاء ورضاء سمیٹنے میں مشغول رہتے ہیں۔ پیاس میں سیرابی اور بھوک میں سیری عطاء کی یہ نرالی ادا محبوب حقیقی کے عشاق کو دیوانہ بنا دیتی ہے۔اسی لئے تو جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا گیا کہ آپ کی پسند اور دل کی چاہت کیا ہے؟

فرمایا: شدید گرمی کا زمانہ ہو، لمبے لمبے دن ہوں، شدت کی بھوک ہو، غضب کی پیاس ہو اور میں اللہ کیلئے روزے کی حالت میں ہوں۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس حالت میں وہ کچھ نصیب ہوتا ہے جسے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مبارک زبان حقیقت ترجمان سے فرمایا: اگر انسانوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ رمضان کیا چیز ہے تو میری امت یہ تمنا کرے کہ کاش! سارا سال رمضان ہی ہو جائے۔لیکن افسوس کہ دین اور آخرت کے بارے میں ہماری لاعلمی نے ہمیں کس قدر غافل کر دیا۔

ذرا سا غور وفکر کیا جائے تو یہ بھی بالکل کھلم کھلا محسوس ہوتا ہے کہ جس نے بھی کلمہ پڑھا ہے اور مسلمان ہے چاند نظر آتے ہی اس کے جی میں آتا ہے ''میں بھی کچھ نیکی کرلوں'' مجھے بھی کچھ نہ کچھ اچھا کام کر لینا چاہئے'' اندر کی یہ آواز اور ماہ مبارک کا چاند ان کا آپس میں کیا تعلق ہے؟ محسن انسانیت رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس سوال کا جواب ارشاد فرماتے ہیں۔

جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو عالم غیب سے اللہ کا منادی پکارتا ہے کہ '' اے خیر اور نیکی کے طالب! قدم بڑھا، آگے آ، اور اے برائی و بدکرداری کے شوقین! رُک جا، بس کر۔غیب سے آنے والی فرشتے کی اس صدا کو اگرچہ ہم اپنی بداعمالیوں کے سبب کانوں سے سن تو نہیں سکتے مگر اس کے اثرات کھلی آنکھوں دیکھتے ضرور ہیں کہ گنہگار سے گنہگار بھی اپنی روش میں کچھ نہ کچھ تبدیلی ضرور لاتا ہے اور یہ اسی نداء اور پکار کا ہی اثر ہے۔

سب سے بڑھ کر یہ بات کہ یہ انعامات یہ احسانات سارا دن اور ساری رات چوبیس گھنٹے ایک لمحہ بھی ایسا نہیں کہ رحمتوں کی بارش میں وقفہ ہو جائے دن کو روزے کے بہانے

بخششیں، رات کو تراویح کے بہانے مغفرتیں۔ دن میں رمضان شریف کی بھوک پیاس کی وجہ سے جود و سخا اور رات میں قرآن شریف کے پڑھنے اور سننے کی وجہ سے عطاء ہی عطاء۔ گویا پورا مہینہ ہر روز روزِ عید اور ہر شب شبِ قدر کا مکمل نمونہ ہوتا ہے۔ دن کا ایک روزہ اگر سال بھر کے روزوں پر بھاری ہے تو ہر رات بھی لیلۃ القدر کی بہن کہلانے کی مستحق ضرور ہے۔

ان سب باتوں کے پیش نظر یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ رمضان کیا آ رہا ہے اللہ تعالیٰ کا بابرکت مہمان آ رہا ہے ہم سے کچھ لینے کیلئے نہیں بلکہ ہمیں بہت کچھ دینے کیلئے اور خالی جھولیاں بھرنے کیلئے۔

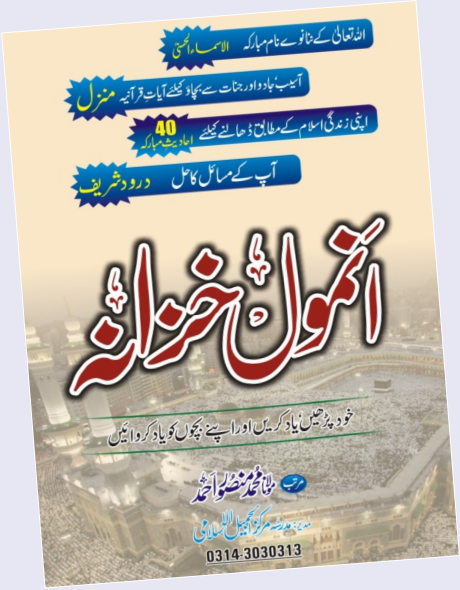
آیئے! اس مہمان کی مہمان نوازی کیلئے پوری طرح تیار ہو جائیں اور کوشش کریں کہ صرف نماز باجماعت ادا نہ کی جائے بلکہ اس بات کا اہتمام کریں کہ اذان کے وقت ہی مسجد میں حاضر ہوں، صرف تراویح کی بیس رکعت پر اکتفا نہ کریں، بلکہ تہجد، اشراق، چاشت اور اوابین کی کوئی رکعت چھوٹنے نہ پائے۔ صرف روزانہ کی پنج وقتہ نماز ہی نہیں بلکہ صلوٰۃ التسبیح بھی ضرور پڑھی جائے۔ صرف روزے کی حالت میں کھانے پینے سے ہی نہیں بچنا بلکہ چوبیس گھنٹے اپنے آپ کو ہر قسم کے چھوٹے بڑے گناہ سے بچانے کی پوری کوشش کرنی ہے۔ صرف زکوٰۃ کی ادائیگی کو کافی نہ سمجھا جائے، بلکہ اللہ کے دیئے ہوئے باقی مال کو بھی اللہ کے راستے میں اور ہر خیر کے کام میں دل کھول کے خرچ کیا جائے۔ صرف برے کاموں سے ہی نہیں بلکہ برے خیالات سے بچنے کی بھی حتی المقدور سعی کی جائے صرف زبان سے توبہ استغفار کا ہی اہتمام نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اسے عملی جامہ پہنانے کی بھی کوشش ہو۔ صرف دورانِ نماز ہی قرآن پاک کی سورتوں کی تلاوت پر اکتفاء نہیں کرنا بلکہ نماز کے علاوہ بھی زیادہ سے زیادہ وقت تلاوتِ کلامِ پاک میں گزارا جائے۔

الغرض پوری تندہی اور ہمت سے کام لے کر یہ طے کر لیا جائے کہ لٹائی جانے والی رحمتوں سے جھولیاں بھرنی ہیں۔ اور یہ کام بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد کے ناممکن ہے تو اب اللہ تعالیٰ

سے دعا کرتے ہیں...... یا اللہ! اس ماہ مبارک کو جیسے تیرے مقبول ومحبوب بندے گزارتے ہیں، ہمیں بھی ویسے گزارنے کی توفیق عطاء فرما (آمین) اور جو تو اپنے مخلص اور مقرب بندوں کو اس مہینے میں عطاء فرماتا ہے ہم گنہگاروں کو بھی اپنے فضل وکرم سے عطاء فرما۔

اس سلسلہ میں کچھ احباب نے اس ناکارہ سے فرمائش کی کہ رمضان المبارک کی آمد سے پہلے پہلے اگر ایک ایسا مفید اور مختصر مجموعہ مرتب ہو جائے جس میں اس بات کو واضح کیا جائے کہ چاند تو سب کو نظر آتا ہے، مسلمان کو بھی اور کافر کو بھی، لیکن رمضان المبارک کا چاند نکل آنے کے بعد مسلمان کا رمضان کیسا گذرے؟ اور زندگی کے شب وروز میں کیا تبدیلی لائی جائے؟...... تاکہ مسلمانوں کو اس کا مطالعہ کر کے عمل کرنے میں سہولت رہے۔ لہٰذا ان کی فرمائش کے پیش نظر یہ مختصر سا رسالہ مرتّب کر دیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کو اپنے خزانے سے جزائے خیر عطاء فرمائے اور ان سطور کے لکھنے والے اور پڑھنے والوں کو عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔

آمین یارب العالمین



روزہ اور رمضان

روزہ کسے کہتے ہیں؟

اردو زبان کا لفظ ’’روزہ‘‘ دراصل عربی کے لفظ ’’صوم‘‘ کا ترجمہ ہے۔ ’’صوم‘‘ کے عام معنی کسی بھی چیز سے رُکنے کے ہیں۔ لیکن شریعت اسلامیہ کی رو سے ’’صوم‘‘ اس کو کہا جاتا ہے کہ باقاعدہ نیت کے ساتھ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور نفسانی خواہشات پوری کرنے سے رک جانا۔ ہم مسلمان جب ’’روزہ‘‘ کا لفظ بولتے ہیں، تو اس سے بھی یہی مراد ہوتی ہے۔

روزے کا حکم:

قرآن مجید کی واضح آیات اور بے شمار احادیث کی بناء پر تمام امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں اور جو شخص کسی عذر شرعی کے بغیر روزہ نہیں رکھے گا وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوگا جو ایک عظیم جرم ہے۔ عذر شرعی سے مراد وہ عذر اور مجبوری ہے جسے شریعت نے مجبوری قرار دیا ہو۔ شریعت میں اگر اسے قبول نہ کیا گیا ہو تو وہ عذر شرعی نہیں کہلائے گا بلکہ خود ساختہ بہانہ ہوگا۔

رمضان اور روزے کے چند فضائل

(۱)...... روزے کی عبادت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات عالی کے ساتھ خاص فرمایا اور وہ

اس طرح کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ تمہارا رب فرماتا ہے کہ ''روزہ تو میرے ہی لئے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا'' ظاہر ہے کہ جب انعام دینے والی ذات احکم الحاکمین، رب العالمین کی ہے تو انعام بھی اسی کے شایانِ شان ہوگا اور جس عمل کو اس ذات نے اپنی طرف منسوب کیا وہ کس قدر فضیلت والا ہوگا۔

(۲)......روزہ دار کے منہ سے کبھی کبھار خالی پیٹ اور خالی معدہ ہونے کی وجہ سے ایک ناپسندیدہ مہک آتی ہے، اس کے بارے میں ارشاد نبوی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

(۳)......روزے کے مہینے میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے سرکش شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے تاکہ وہ لوگوں کے روزے خراب نہ کر سکیں۔

(۴)......اس ماہ مبارک میں ایک رات ایسی ہے جو اپنی فضیلت کے اعتبار سے ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔عام طور پر اسے ''لیلۃ القدر'' یا ''شب قدر'' کہتے ہیں۔

(۵)......اس مہینے میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

(۶)......روزہ دار بندہ کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

(۷)......روزہ کل بروز قیامت، سر محشر انسان کی بخشش کیلئے رب تعالیٰ کے ہاں سفارش کرے گا۔

(۸)...... ہر روزے دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں۔ایک خوشی تو روزانہ افطار کے وقت اور دوسری خوشی اس وقت ملے گی جب انسان اپنے رب سے ملے گا۔

(۹)......روزہ کے مہینے (رمضان المبارک) میں جو بھی ایمان اور اخلاص کے ساتھ رات کو تراویح اور نوافل پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیگا۔

(۱۰)......اس ماہِ مبارک کا پہلا عشرہ (پہلے دس دن) اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتوں کا ہوتا ہے، جب کہ دوسرا عشرہ (گیارہ رمضان سے ۲۰ رمضان تک) خاص طور پر بخشش اور مغفرت کا

ادارۃ المقصود
0321-2039293

ہوتا ہے اور تیسرا عشرہ (۲۱ رمضان سے آخرِ رمضان تک) جہنم سے آزادی اور خلاصی کا ہوتا ہے۔

روزے کے چند فوائد:

(۱)......انسان روزے میں نفسانی خواہشات اور شیطانی جذبات پر قابو پانا سیکھ لیتا ہے۔

(۲)......انسان میں صبر، غریب پروری اور عزم و استقلال کے جذبات جنم لیتے ہیں۔

(۳)......انسانی صحت کیلئے روزہ بہت مفید ہے اور جدید و قدیم اطباء اس کے جسمانی فوائد کے معترف رہے ہیں۔

(۴)......انسان روزے کی حالت میں نیکیوں کی طرف خود بخود کشش محسوس کرتا ہے اور گناہوں سے دل میں نفرت اور کراہت پیدا ہوتی ہے۔

روزے کے چند آداب:

(۱)......اگر کھجور میسر ہو تو اس سے افطار کرنا چاہئے، ورنہ چھوہارے سے اور اگر وہ بھی نہ ہو تو پھر پانی کے گھونٹ سے۔

(۲)......سحری میں جائز حد تک تاخیر کرنا اور افطاری میں احتیاط کا خیال رکھتے ہوئے جتنا ہو سکے جلدی کرنا۔

(۳)......افطاری کرنے کے بعد یہ الفاظ کہنے چاہئیں:

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَ ابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَ ثَبَتَ الْأَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

یعنی ”پیاس ختم ہوگئی اور رگیں تر ہوگئیں اور انشاء اللہ روزے کا اجر و ثواب اللہ کے ہاں پکا ہو گیا ہے۔“

(۴)...... روزے کی حالت میں گناہوں سے مکمل بچنا چاہئے مثلاً نماز چھوڑنا، حرام کھانا، غیبت کرنا، گانا بجانا یا سننا، لڑائی جھگڑا کرنا، غیر محرم کو دیکھنا اور دیگر تمام معاصی اور نافرمانیاں۔

۵)۔کھانے کی مقدار میں اعتدال سے کام لینا چاہئے۔

روزے کے ضروری مسائل

نیّت کب کریں؟

بہتر یہ ہے کہ رمضان المبارک کے روزے کی نیت صبح صادق سے پہلے پہلے کر لی جائے۔(البحر۲/۴۵۳)......اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو تو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے (یعنی نصف النہار شرعی سے پہلے) تک رمضان شریف کے روزے کی نیت کر سکتے ہیں۔ رمضان شریف کے روزے میں بس اتنی نیت کر لینا کافی ہے کہ آج میرا روزہ ہے۔ یا رات کو نیت کرے کہ صبح روزہ رکھنا ہے۔(البحر۲/۴۵۴۔ ردالمحتار۲/ ۳۷۷)

سحر وافطار:

روزے کیلئے سحری کھانا بابرکت ہے کہ اس سے دن بھر قوت رہتی ہے۔مگر یہ روزہ کے صحیح ہونے کیلئے شرط نہیں۔ پس اگر کسی کو سحری کھانے کا موقع نہیں ملا اور اس نے سحری کھائے بغیر روزہ رکھ لیا تو روزہ صحیح ہے۔(ردالمحتار۲/ ۴۱۹)

سائرن ایک منٹ پہلے شروع ہوتا ہے اس دوران پانی پیا جا سکتا ہے۔ بہرحال احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ سائرن بجنے سے پہلے پہلے پانی پی لیا جائے۔

سورج غروب ہونے کے بعد روزہ افطار کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے۔

(ردالمحتار۲/ ۴۱۹)

اصول یہ ہے کہ روزہ رکھنے اور افطار کرنے میں اس جگہ کا اعتبار ہے جہاں آدمی روزہ رکھتے وقت اور افطار کرتے وقت موجود ہو، پس جو شخص عرب ممالک سے روزہ رکھ کر کراچی آئے اس کو کراچی کے وقت کے مطابق افطار کرنا ہوگا۔ اور جو شخص پاکستان سے روزہ رکھ کر مثلا سعودی عرب گیا ہو اس کو وہاں کے غروب کے بعد روزہ افطار کرنا ہوگا، اس کے لئے کراچی کے غروب کا اعتبار نہیں۔

روزہ دار کو جب آفتاب نظر آ رہا ہو تو افطار کرنے کی اجازت نہیں ہے، ہوائی جہاز والوں کا اعلان بھی مہمل اور غلط ہے۔ روزہ دار جہاں موجود ہو وہاں کا غروب معتبر ہے۔ پس اگر وہ دس ہزار فٹ کی بلندی پر ہو اور اس بلندی سے غروب آفتاب دکھائی دے تو روزہ افطار کر لینا چاہئے۔ جس جگہ کی بلندی پر جہاز پرواز کر رہا ہے وہاں کی زمین پر غروب آفتاب ہو رہا ہو تو جہاز کے مسافر روزہ افطار نہیں کریں گے۔

(بدائع ۲/۲۲۵)

رمضان میں بیماری یا سفر:

اگر آپ سے آپ (یعنی خود بخود) پانی یا کھانے یا خون کی قے آ گئی تو روزہ نہیں ٹوٹا خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ۔ اور اگر خود اپنے اختیار سے قے کی اور منہ بھر کر ہوئی تو روزہ ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔ (ردالمحتار ۲/۴۱۴)

اگر روزہ دار اچانک بیمار ہو جائے اور اندیشہ ہو کہ روزہ نہ توڑا تو جان کا خطرہ ہے، یا بیماری کے بڑھ جانے کا خطرہ ہے ایسی حالت میں روزہ توڑنا جائز ہے، ورنہ معمولی بیماری میں روزہ نہ رکھنا یا توڑنا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح اگر حاملہ عورت کی جان کو یا بچے کی جان کو خطرہ لاحق ہو جائے تو روزہ توڑ دینا درست ہے۔

(البحر ۲/۴۹۲۔۴۹۹)

رمضان شریف کے روزے ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہیں اور بغیر کسی صحیح عذر کے

ادارۃ المقصود
0321-2039293

روزہ نہ رکھنا حرام ہے۔ اگر نابالغ لڑکا لڑکی روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہوں تو ماں باپ پر لازم ہے کہ ان کو بھی روزہ رکھوائیں تاکہ ان کی عادت بنے اور بعد میں مشکل نہ ہو۔

اگر بیماری ایسی ہو کہ اس کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا یا روزہ رکھنے سے بیماری بڑھ جانے کا خطرہ ہو تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ مگر جب تندرست ہو جائے تو بعد میں ان روزوں کی قضا اس کے ذمہ فرض ہے۔ (ردالمحتار ۲/۴۲۲)

اگر کوئی شخص سفر میں ہو اور روزہ رکھنے میں مشقت لاحق ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ بھی قضا کر سکتا ہے، دوسرے وقت میں اس کو روزہ رکھنا لازم ہو گا۔ اور اگر سفر میں کوئی مشقت نہیں تو روزہ رکھ لینا بہتر ہے۔ اگرچہ روزہ نہ رکھنے اور بعد میں قضا کرنے کی بھی اس کو اجازت ہے۔ (ردالمحتار ۲/۴۲۳)

عورت کو حیض ونفاس کی حالت میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔ مگر رمضان شریف کے بعد اتنے دنوں کی قضا اس پر لازم ہے۔ (بدائع ۲/ ۲۲۵)

یہ تو واضح ہے کہ جب تک ایام شروع نہیں ہوں گے عورت پاک ہی شمار ہو گی۔ اور اس کو رمضان کے روزے رکھنا صحیح ہو گا، رہا یہ کہ دواؤں کے ذریعہ ایام کو روکنا صحیح ہے یا نہیں؟ تو شرعاً روکنے پر کوئی پابندی نہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ اگر یہ فعل عورت کی صحت کیلئے نقصان دہ ہو تو جائز نہیں۔

روزہ ٹوٹ گیا یا نہیں؟

کسی نے بھولے سے کچھ کھا پی لیا اور سمجھ کر کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے قصداً کھا پی لیا تو قضا واجب ہو گی۔ اسی طرح اگر کسی کو قے ہوئی اور پھر یہ خیال کر کے کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے کچھ کھا پی لیا تو اس صورت میں قضا واجب ہو گی۔ کفارہ واجب نہ ہو گا لیکن اگر اسے یہ مسئلہ معلوم تھا کہ قے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اس کے باوجود کچھ کھا پی لیا تو اس صورت میں اس کے ذمہ قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

(ردالمحتار ۲/ ۴۰۱)

مسوڑھوں سے خون آئے اور حلق کے پار ہو جائے اور یقین ہو کہ خون حلق میں چلا گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا، دوبارہ رکھنا ضروری ہوگا۔ (الدر المختار ۲/ ۳۹۶)

وضو، غسل یا کلی کرتے وقت غلطی سے پانی حلق سے نیچے چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے مگر اس صورت میں صرف قضا لازم ہے، کفارہ نہیں۔ (الدر المختار ۲/ ۴۰۱)

روزہ کی حالت میں غرغرہ کرنا اور ناک میں زور سے پانی ڈالنا ممنوع ہے اس سے روزے کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ قوی ہے اگر غسل فرض ہو تو کلی کرے ناک میں پانی بھی ڈالے مگر روزے کی حالت میں غرغرہ نہ کرے نہ ناک میں اوپر تک پانی چڑھائے۔

روزہ کی حالت میں حقہ پینے یا سگریٹ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اگر یہ عمل جان بوجھ کر کیا ہو تو قضا و کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

کوئی ایسی چیز نگل لی جس کو بطور غذا یا دوا کے نہیں کھایا جاتا تو روزہ ٹوٹ گیا اور صرف قضا واجب ہوگی۔ کفارہ واجب نہیں۔ (الدر المختار ۲/ ۴۱۰)

دانتوں میں گوشت کا ریشہ یا کوئی چیز رہ گئی تھی اور وہ خود بخود اندر چلی گئی تو اگر چنے کے دانے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو روزہ جاتا رہا۔ اور اگر اس سے کم ہو تو روزہ نہیں ٹوٹا اور اگر باہر سے کوئی چیز منہ میں ڈال کر نگل لی تو خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(الدر المختار ۲/ ۴۱۵)

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مسواک کرنا مکروہ نہیں اگرچہ وہ بالکل تازہ ہی ہو۔ (الدر المختار ۲/ ۴۱۹) زبان سے کسی چیز کا ذائقہ چکھ کر تھوک دیا تو روزہ نہیں ٹوٹا، مگر بے ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (الدر المختار ۲/ ۴۱۶) تھوک کے نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، مگر تھوک جمع کر کے نگلنا مکروہ ہے۔ اگر حلق کے اندر مکھی چلی گئی یا دھواں خود بخود چلا گیا یا گرد و غبار چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا اور اگر قصداً ایسا کیا تو روزہ جاتا رہا۔ (البحر ۲/ ۲۷۷) آنکھ میں دوائی ڈالنے یا زخم پر مرہم لگانے یا دوائی لگانے سے روزہ میں کوئی فرق نہیں آتا۔ لیکن ناک اور کان میں دوائی ڈالنے سے روزہ

فاسد ہو جاتا ہے اور اگر زخم پیٹ میں ہو یا سر پر ہو اور اس پر دوائی لگانے سے دماغ یا پیٹ کے اندر دوائی سرایت کر جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔(البحر ۲/۴۸۶۔الدر المختار ۲/۴۰۲)

گلوکوز لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ بشرطیکہ یہ گلوکوز کسی عذر کی وجہ سے لگایا جائے۔ بلا عذر گلوکوز چڑھانا مکروہ ہے۔ عذر کی وجہ سے رگ میں بھی انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ صرف طاقت کا انجکشن لگوانے سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ گلوکوز کے انجکشن کا بھی یہی حکم ہے۔ بعض علماء کے نزدیک ہر قسم کے انجکشن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اس لیے بہر حال احتیاط کرنی چاہیئے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل)

رمضان المبارک کے مہینہ میں سرمہ لگانے اور شیشہ دیکھنے سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔ (البحر ۲/۴۹۰) سر پر یا بدن کے کسی اور حصہ پر تیل لگانے سے روزہ میں کوئی فرق نہیں آتا۔ (البحر ۲/۴۹۰) ٹوتھ پیسٹ کا استعمال روزہ کی حالت میں مکروہ ہے، تاہم اگر حلق میں نہ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(الدر المختار ۲/۴۱۶)

اگر کسی شخص کو کوئی زہریلی چیز ڈس لے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا نہ مکروہ ہوتا ہے۔

روزے کی قضاء، فدیہ، کفارہ:

اگر یاد نہ ہو کہ کس رمضان کے کتنے روزے قضا ہوئے ہیں تو اس طرح نیت کرے کہ سب سے پہلے رمضان کا پہلا روزہ جو میرے ذمہ ہے اس کی قضا کرتا ہوں۔

قضا روزوں کو سال کے جن دنوں میں بھی قضا کرنا چاہیں قضا کر سکتے ہیں، مسلسل رکھنا ضروری نہیں، صرف پانچ دن ایسے ہیں جن میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں۔ دو دن عیدین کے اور تین دن ایام تشریق یعنی ذوالحجہ کی گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں تاریخ۔

(بدائع ۲/۲۱۲۔۲۱۵)

اگر اتنا بوڑھا یا بیمار ہے کہ نہ روزہ رکھ سکتا ہے نہ یہ توقع ہے کہ وہ آئندہ رکھ سکے گا اس کیلئے

فدیہ ادا کردینا جائز ہے۔ ہر روزے کے فدیہ کیلئے کسی مسکین کو دو وقت کا کھانا کھلادے یا تقریبا پونے دوکلو غلہ یا اس کی قیمت دیا کرے۔ باقی وہ کسی دوسرے سے اپنے لیے روزہ نہیں رکھوا سکتا۔ شریعت میں کمزور شخص کیلئے فدیہ دینے کا حکم ہے۔(البحر۲/۵۰۱)

چند روزوں کا فدیہ ایک ہی مسکین کو ایک ہی وقت میں دے دینا جائز ہے مگر اس میں اختلاف ہے۔اس لیے احتیاط تو یہی ہے کہ کئی روزوں کا فدیہ ایک کو نہ دے لیکن دے دینے کی بھی گنجائش ہے۔

جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ اس کے ذمہ روزے ہوں یا نمازیں ہوں اس پر فرض ہے کہ وصیت کر کے مرے کہ اس کی نمازوں کا اور روزوں کا فدیہ ادا کر دیا جائے اگر اس نے وصیت نہیں کی تو گنہگار ہوگا۔ اگر میت نے فدیہ کرنے کی وصیت کی ہو تو میت کے وارثوں پر فرض ہوگا کہ مرحوم کی تجہیز و تکفین اور ادائے قرضہ جات کے بعد اس کی جتنی جائداد باقی رہی اس کی تہائی میں سے اس کی وصیت کے مطابق اس کی نمازوں اور روزوں کا فدیہ ادا کریں۔ اگر مرحوم نے وصیت نہیں کی یا اس نے مال نہیں چھوڑا، لیکن وارث اپنی طرف سے مرحوم کی نماز روزوں کا فدیہ ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے توقع ہے کہ یہ فدیہ قبول کرلیا جائے گا۔ ایک روزے کا فدیہ صدقہ فطر کے برابر ہے یعنی تقریباً پونے دوکلو غلہ۔ پس ایک رمضان کے تیس روزوں کا فدیہ ساڑھے باون کلو ہوا اور تین رمضانوں کے نوے روزوں کا فدیہ ۱۵۷.۵ کلو غلہ ہوا۔ اسی کے مطابق مزید کا حساب کرلیا جائے۔

(ردالمحتار۲/۴۲۶)

جو شخص روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اس کے لئے روزہ توڑنے کا کفارہ دو مہینے کے پے در پے روزے رکھنا ہے اگر درمیان میں ایک روزہ بھی چھوٹ گیا تو دوبارہ نئے سرے سے شروع کرے۔

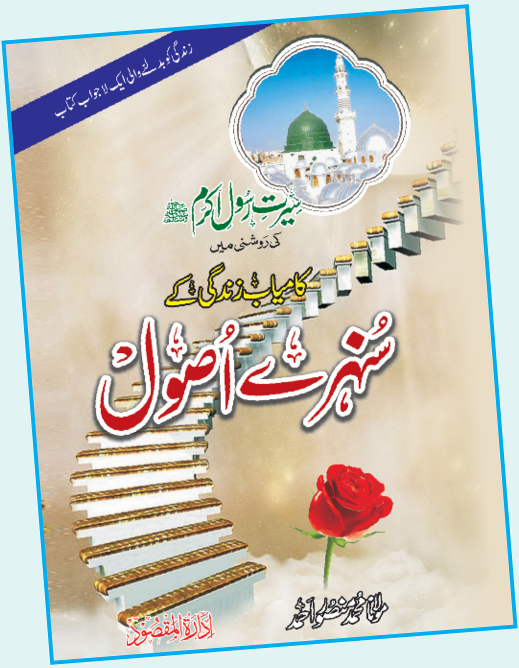
(ردالمحتار۲/۴۱۲)

اگر چاند کے مہینے کی پہلی تاریخ سے روزے شروع کیے تھے تو چاند کے حساب سے دو مہینے کے روزے رکھے خواہ یہ مہینے ۲۹/۲۹ کے ہوں یا ۳۰/۳۰ کے۔ لیکن اگر درمیان مہینے سے شروع کیے تو ساٹھ دن پورے کرنے ضروری ہیں۔ (بہشتی زیور)

جو شخص روزے رکھنے پر قادر نہ ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائے یا ہر مسکین کو صدقہ فطر کی مقدار غلہ یا اس کی قیمت دے دے۔ (ردالمحتار ۲/۴۱۲)

اگر ایک رمضان کے روزے کئی دفعہ توڑے تو ایک ہی کفارہ لازم ہوگا اور الگ الگ رمضانوں کے روزے توڑے تو ہر روزے کیلئے مستقل کفارہ ادا کرنا ہوگا۔

(بدائع ۲/۴۵۹)



تراویح......بیس رکعات

”ایک ایسی سنت موکدہ جو ہمیشہ سے اُمتِ مسلمہ کا معمول رہی ہے!!“

(۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بیس رکعات (تراویح) اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

(ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۹۴، سنن کبریٰ بیہقی ج ۲ ص ۴۹۲، مجمع الزوائد ج ۳ ص ۱۷۲)

(۲) جو شخص تم میں سے میرے بعد جیتا رہا وہ بہت سے اختلاف دیکھے گا، پس میری سنت کو اور خلفائے راشدین مہدیین کی سنت کو لازم پکڑو، اسے مضبوط تھام لو اور دانتوں سے مضبوط پکڑ لو اور نئی نئی باتوں سے احتراز کرو کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“ (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ، مشکوٰۃ ص ۳۰)

(۳) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں رمضان میں لوگ بیس رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

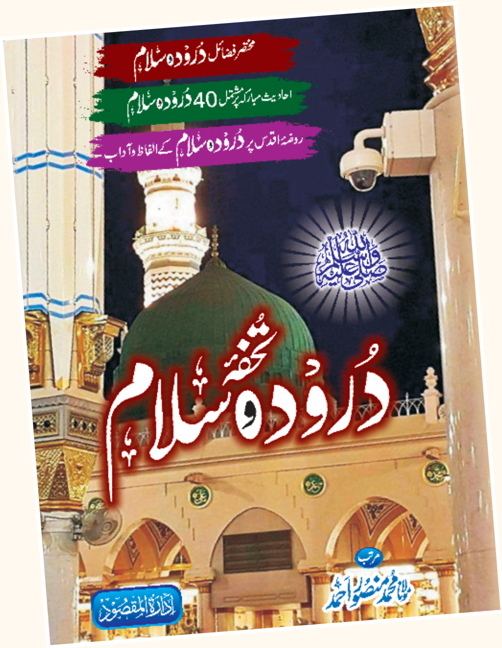
(سنن کبریٰ بیہقی، نصب الرایہ، موطا امام مالک)

(۴) ابوعبدالرحمٰن سلمی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان میں قاریوں کو بلایا، پس ان میں سے ایک شخص کو حکم دیا کہ بیس رکعتیں پڑھایا کرے اور وتر آپ خود پڑھایا کرتے تھے۔ (سنن کبریٰ بیہقی، مصنف ابن ابی شیبہ)

چودہ سو سال سے تمام علماء وفقہاء کا اس پر اتفاق رہا ہے کہ نماز تراویح بیس رکعت مسنون ہے۔حرم مکہ وحرم مدینہ اور تمام ممالک اسلامیہ میں مسلمان اسی پر عمل پیرا رہے ہیں۔بعض روایات جن میں رمضان المبارک کے قیام اللیل کی گیارہ رکعتوں کا ذکر ہے، ان کا تعلق نماز تہجد یا قیام اللیل سے ہے، نماز تراویح سے نہیں۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو اپنی اور اپنے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی سنت کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم فرمایا ہے۔اس لیے تراویح کی بیس رکعت کو مسنون سمجھتے ہوئے قلبی اطمینان کے ساتھ ادا کرنا چاہئے۔

⊙⊙⊙



مسائل اعتکاف

رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی مسجد میں کوئی ایک شخص بھی اعتکاف بیٹھ جائے گا تو یہ سنت ادا ہو جائے گی۔ اور اگر کوئی بھی نہیں بیٹھے گا تو سب کے ذمہ گناہ آئے گا۔ یہاں ہم اسی اعتکاف کے چند ضروری مسائل کا تذکرہ کرتے ہیں:

اعتکاف مسنون، رمضان کے پورے آخری عشرے کا ہوتا ہے۔ اس سے کم اعتکاف مسنون نہیں۔

حالت اعتکاف میں دو طرح کے کام کرنا ناجائز ہیں ان کے کرنے سے اعتکاف مسنون فاسد ہو جائے گا اور اس کی قضا کرنی ہوگی۔ (۱) اعتکاف کی جگہ (مسجد کی حدود) سے بغیر ضرورت باہر نکلنا۔ (۲) وہ کام جو اعتکاف میں کرنا ناجائز ہیں جیسے بیوی سے تعلق قائم کرنا۔

جس ضرورت سے مسجد سے باہر جائے اس کے پورے ہونے کے بعد وہاں نہ رکے اور جتنا ممکن ہو جلد سے جلد واپس مسجد میں پہنچ جائے۔ جیسے بیت الخلاء جانا کہ وہاں جان بوجھ کر بے کار وقت ضائع کرنے سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

بھولے سے بھی مسجد سے باہر نکل گیا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

کسی مریض کی عیادت یا ڈوبتے ہوئے کو بچانے کیلئے یا آگ بجھانے کیلئے یا مسجد کے

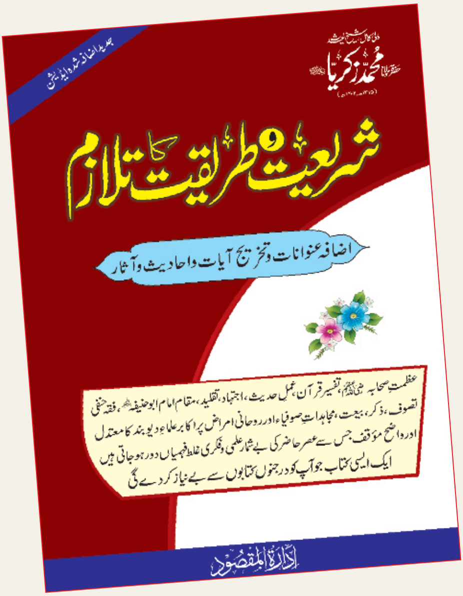
گرنے کے خوف سے مسجد سے نکلنا جائز بلکہ جان بچانے کیلئے ایسا کرنا ضروری ہے۔لیکن اس سے اعتکاف باقی نہیں رہے گا۔

اگر کوئی شخص زبردستی مسجد سے باہر نکال دیا جائے تب بھی اس کا اعتکاف باقی نہیں رہے گا۔

حالت اعتکاف میں مسجد کے آداب کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے۔فالتو گفتگو، بیکار گپ شپ، اور وقت گزاری سے پرہیز کرنی چاہئے۔اس کے بجائے اپنے اوقات ذکر الٰہی، تلاوت قرآن، درود شریف، استغفار، کلمہ طیبہ کا ورد اور نفل نمازوں میں گزارنے چاہئیں۔

نفلی وضو یا ٹھنڈک حاصل کرنے کیلئے غسل یا بال سنوارنے اور چہل قدمی کیلئے مسجد کے حدود سے باہر جانا جائز نہیں۔

حالت اعتکاف میں بغیر ضرورت کسی دنیاوی کام میں مشغول ہونا مکروہ تحریمی ہے۔



رمضان المبارک کو کیسے قیمتی بنایا جائے؟

(۱)......آپ فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد مسجد میں بیٹھے رہیں یہاں تک کہ جب سورج اچھی طرح نکل آئے تو دو رکعت ادا کریں۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

''جس نے نماز فجر با جماعت ادا کی اور پھر سورج نکلنے تک بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا پھر اس نے دو رکعت نماز پڑھی تو اس کو مکمل ترین حج اور عمرے کا ثواب ملے گا۔ (صحیح جامع)''

(۲)......قرآن مجید کی تلاوت پر خصوصی توجہ دیں۔ رمضان درحقیقت ماہ قرآن ہے اور اس مہینے کو کلام الٰہی سے خصوصی مناسبت ہے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے ماہ مبارک میں قرآن مجید کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کر لیں۔ اگر ساتھ ساتھ علماء حق کی مستند تفاسیر میں سے کسی کا مطالعہ اور ان کے حلقۂ درسِ قرآن میں شمولیت کی سعادت بھی مل جائے تو کیا کہنے!

(۳)......دعا، استغفار، ذکر الٰہی اور درود شریف کی خوب کثرت کریں۔ چلتے پھرتے اور اٹھتے بیٹھتے اپنی زبان کو ان مبارک کلمات کا عادی بنائیں۔ فضول باتوں اور بیہودہ گوئی سے مکمل پرہیز اور احتراز کریں۔

(۴)......اپنی استطاعت کے مطابق مسلمانوں کو روزہ افطار کروانے کا اہتمام کریں کہ یہ بہت بڑی نیکی ہے۔ اس کے علاوہ بھی فقراء و مساکین پر خوب خرچ کریں۔ کیونکہ رمضان

المبارک میں صدقات وخیرات کا اجر بھی کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔

(۵)......تراویح اور نماز تہجد کو مکمل توجہ اور اہتمام سے ادا کرنے کی عادت بنالیں۔ سستی اور غفلت کی بجائے چستی اور تندہی سے تمام عبادات ادا کریں۔

ٹھہریئے صرف ایک منٹ!!

رمضان المبارک کا ایک منٹ کتنا قیمتی ہے؟

آپ اندازہ لگائیں کہ ماہ مبارک کے صرف ایک منٹ میں ہم کیا کچھ کرسکتے ہیں:

(۱)......ایک منٹ میں آپ سورہ فاتحہ جتنی سورت بآسانی تلاوت کرسکتے ہیں اور قرآن کریم کے ہر حرف پر کم از کم دس نیکیاں تو یقینی ہیں۔ اس طرح ایک منٹ میں سینکڑوں نہیں ہزاروں نیکیاں جمع کی جاسکتی ہیں۔

(۲)......آپ کوشش کر کے ایک چھوٹی آیت کریمہ ایک منٹ میں زبانی بھی یاد کر سکتے ہیں۔

(۳)......آپ ایک منٹ میں کئی مرتبہ باسہولت یہ کلمہ پڑھ سکتے ہیں:

لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ

(۴)......ایک منٹ میں آپ باآسانی درجنوں مرتبہ یہ کلمہ پڑھ سکتے ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ

(۵)......ایک منٹ میں آپ باآسانی بیس سے پچیس مرتبہ ان الفاظ کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھ سکتے ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۶)......ایک منٹ میں آپ سو مرتبہ ان الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش اور معافی مانگ سکتے ہیں۔

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الۡعَظِیۡم

(۷)......ایک منٹ میں آپ کسی کو کوئی اچھی بات بتا سکتے ہیں یا کسی کو برے کام سے روک سکتے ہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا یہ فریضہ ادا کرنے کیلیۓ اور اس کا اجر و ثواب حاصل کرنے کیلیۓ فون یا موبائل بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(۸)......ایک منٹ میں آپ کسی مسلمان کے ساتھ غم خواری کر سکتے ہیں، کسی بیمار مسلمان کی عیادت کر سکتے ہیں، کسی فوت شدہ مسلمان کی تعزیت کر سکتے ہیں اور کسی رشتے دار کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتے ہیں۔

(۹)......ایک منٹ میں آپ دین کی کوئی بات، عبادات معاملات وغیرہ کے بارے میں کوئی دینی مسئلہ یا فتوٰی معلوم کر سکتے ہیں اور اس طرح آپ علم دین حاصل کرنے کا ثواب حاصل کر لیں گے۔

(۱۰)......ایک منٹ میں آپ کئی اچھی نیتیں اور ارادے کر سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر نیک نیت پر بھی ایک اجر ہے۔

مفت کے خزانے

ایک اللہ والے نے یوں بھی حساب لگایا ہے!

☆ رمضان المبارک کا ایک ایک روزہ سال بھر کے تین سو چوّن مسلسل روزوں سے زیادہ ثواب رکھتا ہے۔

☆ بلا عذر اگر اس کا ایک روزہ بھی نہ رکھا گیا تو عمر بھر کے روزے بھی اس کی جگہ کافی نہیں ہونگے۔

☆ رمضان میں ہر فرض کا ثواب ستر گنا، ہر نفل، اعتکاف و ذکر اور ہر نیک کام کا ثواب ستر گنا ہو کر فرض کے برابر ہو جاتا ہے۔

☆ نماز کا ثواب گھر پر ایک کا، مسجد میں پچیس کا، جامع مسجد میں پچاس کا تھا، لیکن

رمضان میں ستر گنا اور زائد ہوگا اس لئے رمضان میں گھر پر ستر، مسجد میں سترہ سو پچاس، جامع مسجد میں تین ہزار پانچ سو ہو جاتا ہے اور پانچوں نماز کا گھر پر 250 کا، مسجد میں آٹھ ہزار سات سو پچاس کا اور جامع مسجد میں سترہ ہزار پانچ سو کا روزانہ ثواب ہوگا۔

☆ جماعت کا ستائیس گنا، پنج وقتہ ایک سو پینتیس اور رمضان کا ستر گنا نو ہزار چار سو پچاس ثواب ہوگا۔

☆ قرآن مجید کے ہر حرف پر دس نیکیاں تو رمضان میں سات سو ہونگی قرآن کے کل حروف تین لاکھ تیس ہزار چھ سو اکہتر، اس طرح پورے قرآن مجید کا ثواب رمضان میں بائیس کروڑ پینسٹھ لاکھ انہتر ہزار سات سو بنتا ہے۔ سننے والے کو بھی اتنا ہی ثواب اور جو سمجھ کر پڑھے یا سنے اسے اتنا ہی مزید ثواب اور جو پڑھے بھی، خود سنے بھی اور سمجھے بھی اسے اس ثواب کا تین گنا یعنی سڑسٹھ کروڑ چھیانوے لاکھ نو ہزار ایک سو ثواب ملئے گا۔ اس کے علاوہ قرآن کو مس کرنا یعنی چھونا اور دیکھنا یہ بھی دس دس گنا زیادہ عبادات ہیں۔ اسی طرح پورا قرآن مجید پڑھنے پر تیرہ ارب انسٹھ کروڑ اکیس لاکھ بیاسی ہزار ثواب ہوگا۔

☆ قرآن مجید پڑھنے کا یہ عظیم الشان ثواب شبینہ کی رات میں حاصل ہوسکتا ہے، بشرطیکہ کسی مکروہ یا خلاف شرع یا ریاء ونمود سے اس شبینہ کو ملوث نہ کیا جائے۔

☆**بسم اللہ الرحمن الرحیم** جو سب کو یاد ہے اس کے انیس حرف ہیں اور رمضان میں تیرہ ہزار تین سو نیکیاں صرف بسم اللہ کے پڑھنے پر ملیں گی اور جو جو سورتیں حفظ ہوں، وضو یا بے وضو چلتے پھرتے ہر حرف پر اتنی ہی نیکیاں مفت ملیں گی۔

☆ ہر ادنیٰ سے ادنیٰ نیک کام کا ثواب ستر گنا ہے۔ خواہ راستہ سے کانٹا ہٹانا ہی ہو۔

☆ ایک بار درود شریف پر دس نیکیاں اور دس رحمتیں جو رمضان میں سات سو ہوتی ہیں۔ سب سے مختصر درود **صلی اللہ علیہ وسلم** ہے، جو ایک منٹ میں سو بار ہوسکتا ہے اور جس کا ثواب رمضان میں ستر ہزار فی منٹ ہوا تو ڈیڑھ منٹ میں ایک لاکھ پانچ ہزار نیکیوں سے لکھ پتی ہو گئے۔

☆ شب قدر ہزار ماہ یعنی تیس ہزار دن اور تیس ہزار رات کے برابر یعنی ساٹھ ہزار گنا ثواب ہے۔غروب شمس سے صبح صادق تک ہر منٹ کا ثواب ساٹھ ہزار منٹ کے برابر ہے۔ ایک منٹ کا ضائع کرنا بھی کس قدر خسارہ کی بات ہے۔

☆ نیکی کی ترغیب پر اتنا ہی ثواب ہے جتنا کرنے والے کو ہے اس لئے ہر وقت ہر نیک کام کی ترغیب دی جائے تا کہ اسکے برابر ثواب ملتا رہے اور ہر برے کام سے روکنے کی تدبیر بھی تا کہ اس سے بچنے کے برابر بھی ثواب حاصل ہو۔

☆ اعتکاف پر انسان اور دوزخ کے درمیان تین خندق کا فاصلہ ہو جاتا ہے۔مسجد میں قدم رکھتے ہی واپسی تک کے نفلی اعتکاف کی نیت سے مفت کا یہ ثواب حاصل ہوگا۔

☆ زکوٰۃ وعشر میں اور صدقہ وخیرات میں رمضان کی وجہ سے ستر گنا ثواب زائد ہوگا۔ اللہ کی راہ میں دیئے ہوئے کا ثواب رمضان میں انچاس ہزار ہے۔

☆ ان سب کاموں میں ایصال ثواب کی بھی نیت کی جاسکتی ہے۔خواہ مردہ کو خواہ زندہ کو خواہ ان لوگوں کو جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے۔فقہاء نے لکھا ہے کہ ایصال ثواب میں سب مسلمانوں کی نیت کرنی چاہئے کیونکہ ثواب تقسیم نہیں ہوسکتا بلکہ پورے کا پورا ہر ایک کو ملتا ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

تنبیہ : سب سے اہم بات جس کا ماہ مبارک میں خیال رکھنا بہت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو گناہوں سے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی خلاف ورزی سے بچانے کی پوری پوری کوشش کی جائے یہ وہ پہلی شرط اور بنیادی بات ہے جس کو پورا کئے بغیر انسان ماہ مبارک سے ہرگز کما حقہ فائدہ نہیں اٹھا سکتا کیونکہ روزہ تو ہے ہی ہم سے نافرمانی اور گناہ چھڑانے کیلئے اور نیکی اور فرمانبرداری کے راستے پر چلانے کیلئے جسکا دوسرا نام تقویٰ ہے۔

کھانا پینا اور حلال ازدواجی تعلقات عام دنوں میں مسلمانوں کیلئے حلال تو ہیں لیکن

رمضان المبارک میں کچھ وقت کیلئے ان سے روک دیا جاتا ہے۔اس کے بجائے جھوٹ غیبت سود رشوت غیر محرم کو دیکھنا گانا سنانا، تصویر بنوانا، داڑھی مونڈنا، پردہ نہ کرنا، گالی دینا دھوکہ دینا اور ان جیسے دوسرے گناہ تو وہ ہیں جو سرے سے ہیں ہی حرام اب اگر کوئی بندۂ خدا ان روزوں میں حلال سے تو رُک گیا لیکن حرام سے نہ رُکا تو اس کا کیا روزہ ہوا؟ کہ حلال سے بچا رہا اور حرام سے نہیں بچا جبکہ حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں کہ روزہ کا مقصد ہی یہ ہے کہ تمہارے اندر پرہیز گاری یعنی گناہ سے بچنے کا جذبہ بیدار ہو جائے آج اس تناظر میں تمام مسلمان روزہ داروں کو اپنا محاسبہ کرنے کی شدید ضرورت ہے کہ آیا وہ ناجائز امور جن کو شریعت مطہرہ نے منع فرمایا ہے ہم نے رمضان المبارک میں روزہ رکھنے کے بعد چھوڑ دیئے یا نہیں اور اگر جواب نفی میں ہے تو فوراً ہی اسے چھوڑنے کی کوشش شروع کر دی جائے۔ یہ روزے کا سب سے اولین تقاضہ ہے۔

ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ اس روئے زمین پر اللہ جل شانہ کے نزدیک سب سے پیاری جگہ ’’مسجدیں‘‘ ہیں اور سب سے بری جگہ ’’بازار‘‘ ہیں۔ مسلمان مردوں کو چاہئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ وقت مسجد میں آ کر عبادت الٰہی میں مشغول رہیں جس کی ایک شکل اعتکاف ہے۔ لیکن مسلمان عورتوں کے لئے تو اس کائنات کی سب سے اچھی اور پسندیدہ جگہ یعنی مسجد میں جانے کی بھی حوصلہ افزائی نہیں کی گئی بلکہ ان کیلئے حکم یہ ہے کہ وہ گھر کے اندر عبادت کریں تو زیادہ فضیلت اور ثواب کا باعث ہے۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب مسلمان عورتوں کیلئے مساجد میں جانا جو سب سے اچھی جگہیں ہیں اتنا اچھا نہیں تو بازار جو سب سے بری جگہیں ہیں وہاں بلا ضرورت اور بغیر شدید مجبوری کے بے پردہ گھومتے رہنا وہ بھی ماہ مبارک کی نورانی راتوں میں کس قدر خطرناک اور آخرت کے اعتبار سے نقصان دہ ہوگا۔

نسخۂ کیمیاء

حضرت حکیم الامتؒ نے روزہ کو خراب کرنے والے گناہوں (غیبت وغیرہ) سے بچنے

کی تدبیر بتلائی ہے، جو صرف تین باتوں پر مشتمل ہے اور ان پر عمل کرنا بہت ہی آسان ہے۔

''مخلوق سے بلا ضرورت تنہا اور یکسو رہنا۔ کسی اچھے شغل مثلاً تلاوت وغیرہ میں لگے رہنا اور نفس کو سمجھانا۔ یعنی وقتاً فوقتاً یہ دھیان کرتے رہنا کہ ذرا سی لذت کیلئے صبح سے شام تک کی مشقت کو کیوں ضائع کیا جائے اور تجربہ ہے کہ نفس بہلانے سے بہت کام کرتا ہے، سو نفس کو یوں بہلائے کہ ایک مہینے کیلئے تو ان باتوں کی پابندی کر لے پھر دیکھا جائے گا۔ پھر یہ بھی تجربہ ہے کہ جس طرز پر آدمی ایک مدت رہ چکا ہو وہ آسان ہو جاتا ہے۔ بالخصوص اہل باطن کو رمضان میں یہ حالت زیادہ نصیب ہوتی ہے کہ اس مہینے میں جو اعمال صالحہ کئے ہوتے ہیں سال بھر ان کی توفیق رہتی ہے۔''

رمضان المبارک کی اہم عبادات

رمضان المبارک میں روزہ تو فرض ہے جو اعمالِ رمضان میں سب سے افضل عمل ہے۔ پھر چونکہ قرآن مجید کا نزول رمضان میں ہوا ہے اس لئے اس کی تلاوت سب سے اہم عبادت ہے۔ اس کے علاوہ ذکر اللہ اور استغفار کی کثرت ہونی چاہئے۔ صلوٰۃ تسبیح اور نماز تہجد کا بھی اہتمام کرنا چاہئے۔



ادارۃ المقصود
0321-2039293

زکوٰۃ سے متعلق اہم مسائل

زکوٰۃ کا نصاب اور ایک غلط فہمی:

اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کا ایک نصاب مقرر کیا ہے کہ اس نصاب سے کم اگر کوئی شخص مالک ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں، اگر اس نصاب کا مالک ہوگا تو زکوٰۃ فرض ہوگی۔ وہ نصاب یہ ہے:

ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کا نقد روپیہ، یا زیور، یا سامان تجارت وغیرہ

جس شخص کے پاس یہ مال اتنی مقدار میں موجود ہو تو اس کو ''صاحب نصاب'' کہا جاتا ہے۔ پھر اس نصاب پر ایک سال گزرنا چاہئے یعنی ایک سال تک اگر کوئی شخص صاحب نصاب رہے تو اس پر ڈھائی فیصد زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اس بارے میں عام طور پر یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہر ہر روپے پر مستقل پورا سال گزرے تب اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، یہ بات درست نہیں بلکہ جب ایک مرتبہ سال کے شروع میں ایک شخص صاحب نصاب بن جائے مثلاً فرض کریں کہ یکم رمضان کو اگر کوئی شخص صاحب نصاب بن گیا پھر آئندہ سال جب یکم رمضان آیا تو اس وقت بھی وہ صاحب نصاب ہے تو ایسے شخص کو صاحب نصاب سمجھا جائے گا، درمیان سال میں جو رقم آتی جاتی رہی اس کا کوئی اعتبار نہیں۔

اموال زکوٰۃ کون کون سے ہیں؟

جانوروں کے علاوہ جن چیزوں پر زکوٰۃ فرض ہے، وہ یہ ہیں:

(۱) نقد روپیہ، چاہے وہ کسی بھی شکل میں ہوں، نوٹ ہوں یا سکے ہوں۔

(۲) سونا چاندی، چاہے وہ زیور کی شکل میں ہو یا سکے کس شکل میں ہو، جو خواتین کا استعمالی زیور ہے اس پر بھی زکوٰۃ ہے۔

دوسری چیز جس پر زکوٰۃ فرض ہے وہ ہے ''سامان تجارت'' مثلاً کسی کی دکان میں جو سامان برائے فروخت رکھا ہوا ہے اس سارے اسٹاک پر زکوٰۃ واجب ہے، البتہ اسٹاک کی قیمت لگاتے ہوئے اس بات کی گنجائش ہے کہ آدمی زکوٰۃ نکالتے وقت یہ حساب لگائے کہ اگر میں پورا اسٹاک اکٹھا فروخت کروں تو بازار میں اس کی کیا قیمت لگے گی؟ دیکھئے ایک ''ریٹیل پرائس'' ہوتی ہے اور دوسری ''ہول سیل پرائس'' تیسری صورت یہ ہے کہ پورا اسٹاک اکٹھا فروخت کرنے کی صورت میں کیا قیمت لگے گی؟ لہٰذا جب دکان کے اندر جو مال ہے وہ قیمت نکال کر پھر اس کا ڈھائی فیصد زکوٰۃ میں نکالنا ہوگا، البتہ احتیاط اس میں ہے کہ عام ''ہول سیل قیمت'' سے حساب لگا کر اس پر زکوٰۃ ادا کر دی جائے۔

اس کے علاوہ مال تجارت میں ہر وہ چیز شامل ہے جس کو آدمی نے بیچنے کی غرض سے خریدا ہو، لہٰذا اگر کسی شخص نے بیچنے کی غرض سے کوئی پلاٹ خریدا یا زمین خریدی یا کوئی مکان خریدا یا گاڑی خریدی اور اس مقصد سے خریدی کہ اس کو بیچ کر نفع کماؤں گا تو یہ سب چیزیں مال تجارت میں داخل ہیں، اگر کوئی پلاٹ، کوئی زمین، کوئی مکان خریدتے وقت شروع ہی میں یہ نیت تھی کہ میں اس کو فروخت کروں گا تو اس کی مالیت پر زکوٰۃ واجب ہے ورنہ نہیں۔

مالیت اس دن کی معتبر ہوگی جس دن آپ زکوٰۃ کا حساب کر رہے ہیں مثلاً ایک پلاٹ آپ نے ایک لاکھ روپے میں خریدا تھا اور آج اس پلاٹ کی قیمت دس لاکھ ہوگئی اب دس لاکھ پر ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ نکالی جائے گی، ایک لاکھ پر نہیں نکالی جائے گی۔

کمپنیوں کے شیئرز پر زکوٰۃ کا حکم:

اسی طرح کمپنیوں کے ''شیئرز'' بھی سامان تجارت میں داخل ہیں۔ اور ان کی دو صورتیں

ہیں ایک صورت یہ ہے کہ آپ نے کسی کمپنی کے شیئرز اس مقصد کیلئے خریدے ہیں کہ اس کے ذریعے کمپنی کا منافع حاصل کریں گے اور اس پر ہمیں سالانہ منافع کمپنی کی طرف سے ملتا رہے گا۔ اس صورت میں یہ گنجائش ہے کہ شیئرز کی پوری قیمت پر زکوٰۃ دینے کے بجائے کمپنی کے تفصیلی اثاثے معلوم کریں۔ کمپنی کے جتنے فیصد اثاثے قابل زکوٰۃ ہوں۔ مثلاً پچاس فیصد تو شیئرز کی قیمت میں سے بھی صرف پچاس فیصد پر زکوٰۃ ادا کریں۔ لیکن اگر یہ تفصیل معلوم نہ ہو سکے تو پھر شیئرز کی پوری قیمت پر زکوٰۃ نکالیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ آپ نے کسی کمپنی کے شیئرز ''کیپیٹل گین'' کیلئے خریدے ہیں یعنی نیت یہ ہے کہ جب بازار میں ان کی قیمت بڑھ جائے گی تو ان کو فروخت کر کے نفع کمائیں گے۔ اگر یہ دوسری صورت ہے یعنی شیئرز خریدتے وقت شروع ہی میں ان کو فروخت کرنے کی نیت تھی تو اس صورت میں پورے شیئرز کی پوری بازاری قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

شیئرز کے علاوہ جتنے فائینانشل انسٹرومنٹس ہیں چاہے وہ بونڈز ہوں یا سرٹیفیکیٹس ہوں، یہ سب نقد کے حکم میں ہیں، ان کی اصل قیمت پر زکوٰۃ واجب ہے۔

کارخانہ کی کن اشیاء پر زکوٰۃ ہے؟

فیکٹری میں جو تیار شدہ مال ہے اس کی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہے اسی طرح جو مال تیاری کے مختلف مراحل میں ہے یا خام مال کی شکل میں ہے اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ البتہ فیکٹری کی مشینری، بلڈنگ، گاڑیاں وغیرہ پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

جو قرضے آپ نے وصول کرنے ہیں:

ان کے علاوہ بہت سی رقمیں وہ ہوتی ہیں جو دوسروں سے واجب الوصول ہوتی ہیں۔

مثلاً دوسروں کو قرض دے رکھا ہے یا مثلاً مال ادھار فروخت کر رکھا ہے اور اس کی قیمت ابھی وصول ہونی ہے، تو جب آپ زکوٰۃ کا حساب لگائیں اور اپنی مجموعی مالیت نکالیں تو بہتر یہ ہے کہ ان قرضوں کو اور واجب الوصول رقموں کو آج ہی آپ اپنی مجموعی مالیت میں شامل

کرلیں۔ اگرچہ شرعی حکم یہ ہے کہ جو قرضے ابھی وصول نہیں ہوئے تو جب تک وہ وصول نہ ہوجائیں اس وقت تک شرعاً ان پر زکوٰۃ کی ادائیگی واجب نہیں ہوتی لیکن جب وصول ہوجائیں تو جتنے سال گزر چکے ہیں ان تمام پچھلے سالوں کی بھی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔

جو قرضے آپ نے ادا کرنے ہیں:

پھر دوسری طرف یہ دیکھیں کہ آپ کے ذمے دوسرے لوگوں کے کتنے قرضے ہیں اور پھر مجموعی مالیت میں سے ان قرضوں کو منہا کردیں، منہا کرنے کے بعد جو باقی بچے وہ قابل زکوٰۃ رقم ہے۔اس کا پھر ڈھائی فیصد نکال کر زکوٰۃ کی نیت سے ادا کردیں۔

ایک اہم مسئلہ:

قرضوں کے سلسلے میں ایک بات اور سمجھ لینی چاہئے وہ یہ کہ قرضوں کی دو قسمیں ہیں ایک تو معمولی قرضے ہیں جن کو انسان اپنی ذاتی ضروریات اور ہنگامی ضروریات کیلئے مجبوراً لیتا ہے۔دوسری قسم کے قرضے وہ ہیں جو بڑے بڑے سرمایہ دار پیداواری اغراض کیلئے لیتے ہیں۔ مثلاً فیکٹریاں لگانے، یا مشینریاں خریدنے، یا مال تجارت امپورٹ کرنے کیلئے قرضے لیتے ہیں۔اوراس میں تفصیل یہ ہے کہ پہلی قسم کے قرضے تو مجموعی مالیت یعنی اپنے اصل سرمائے سے منفی ہوجائیں گے اوران کو منفی کرنے کے بعد زکوٰۃ ادا کی جائے گی اور دوسری قسم کے قرضوں میں یہ تفصیل ہے کہ اگر کسی شخص نے تجارت کی غرض سے قرض لیا اوراس قرض کو ایسی اشیاء خریدنے میں استعمال کیا جن پر زکوٰۃ لاگو ہوتی ہے۔مثلاً اس قرض سے خام مال خریدلیا، یا مال تجارت خریدلیا، تو اس قرض کو مجموعی مالیت (یعنی اصل سرمائے) سے منفی کردیں گے۔لیکن اگر اس قرض کو ایسے اثاثے خریدنے میں استعمال کیا جو ناقابل زکوٰۃ ہیں جیسے بلڈنگ، مشینری تو اس قرض کو مجموعی مالیت (یعنی اصل سرمائے) سے منفی نہیں کریں گے۔واللہ اعلم

زکوٰۃ کا مستحق کون ہے؟

زکوٰۃ صرف انہی اشخاص کو دی جاسکتی ہے جو صاحب نصاب نہ ہوں۔ یہاں تک کہ اگر ان

کی ملکیت میں ضرورت سے زائد ایسا سامان موجود ہے جو ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت تک پہنچ جاتا ہے تو بھی وہ مستحق زکوٰۃ نہیں رہتا۔ اسی وجہ سے بلڈنگ کی تعمیر پر زکوٰۃ نہیں لگ سکتی، کسی ادارے کے ملازمین کی تنخواہوں پر زکوٰۃ نہیں لگ سکتی۔

رشتہ داروں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں بشرطیکہ وہ مستحق ہوں۔ صرف دو رشتے ایسے ہیں جن کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔ ایک ولادت کا رشتہ ہے، لہٰذا باپ بیٹے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا اور بیٹا باپ کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ دوسرا نکاح کا رشتہ ہے، لہٰذا شوہر بیوی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا اور بیوی شوہر کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی۔ ان کے علاوہ باقی تمام رشتوں میں زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ مثلاً بھائی کو، بہن کو، چچا کو، خالہ کو، پھوپھی کو، ماموں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی خاتون بیوہ یا کوئی بچہ یتیم ہے تو اس کو زکوٰۃ ضرور دینی چاہئے حالانکہ یہاں بھی شرط یہ ہے کہ وہ مستحق زکوٰۃ ہو اور صاحب نصاب نہ ہو۔

رمضان میں ادائیگی زکوٰۃ:

عام طور پر لوگ رمضان المبارک میں زکوٰۃ نکالتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ حدیث شریف میں ہے کہ رمضان المبارک میں ایک فرض کا ثواب ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے، لہٰذا زکوٰۃ بھی چونکہ فرض ہے اگر رمضان المبارک میں ادا کریں گے تو اس کا ثواب بھی ستر گنا ملے گا۔ اور یہ جذبہ بہت اچھا ہے لیکن اگر کسی شخص کو اپنے پہلی مرتبہ صاحب نصاب بننے کی تاریخ معلوم ہے تو محض اس ثواب کی وجہ سے وہ شخص رمضان کی تاریخ مقرر نہیں کرسکتا، لہٰذا اس کو چاہئے کہ اسی تاریخ پر اپنی زکوٰۃ کا حساب کرے۔ البتہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں یہ کرسکتا ہے کہ اگر تھوڑی تھوڑی زکوٰۃ ادا کر رہا ہے تو اس طرح ادا کرتا رہے اور باقی جو بچے اس کو رمضان المبارک میں ادا کردے۔ البتہ اگر تاریخ یاد نہیں ہے تو پھر گنجائش ہے کہ رمضان المبارک کی کوئی تاریخ مقرر کرلے۔ احتیاطاً زیادہ ادا کردے تاکہ اگر تاریخ کے آگے پیچھے ہونے کی وجہ سے جو فرق ہوگیا ہو وہ فرق بھی پورا ہوجائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

صدقۂ فطر

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا کہ مکہ مکرمہ کے گلی کوچوں میں یہ اعلان کردے کہ صدقۂ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے۔ خواہ مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، چھوٹا ہو یا بڑا۔ دو مُد (تقریباً دو سیر) گندم کے یا اس کے سوا ایک صاع (ساڑھے تین سیر سے کچھ زیادہ) غلّہ کا۔ (ترمذی شریف)

صدقہ فطر ہر مسلمان عاقل آزاد، خواہ مرد ہو یا عورت، اس پر واجب ہے جب کہ وہ نصاب کا مالک ہو۔ خواہ نقد روپے کی شکل میں ہوں یا ضرورت سے زیادہ سامان ہو یا مال تجارت ہو یا رہائش کے مکان سے زائد مکان ہو۔ (نصاب کی تفصیل زکوٰۃ کے مسائل میں گزر چکی ہے) اپنی طرف سے اور اپنے ان نابالغ بچوں کی طرف سے جو اس کے زیر کفالت ہوں۔

صدقہ فطر کی موجودہ رقم کا اعلان ہر سال علماء کرام کی طرف سے کر دیا جاتا ہے۔

لائقِ توجہ بات صاحبِ حیثیت مسلمانوں کے لئے صدقہ فطر کے بارے میں یہ ہے کہ حدیث پاک میں گندم کا جو نصاب بیان ہوا ہے، وہ مقدار میں جو، کشمش اور کھجور کے نصاب سے آدھا ہے۔ یعنی گندم میں اگر پونے دو سیر گندم یا اس کی قیمت ادا کرنا ہوگی تو کشمش، منقیٰ، جو اور کھجور یا چھوہارے کے ساڑھے تین سیر یا اس کی قیمت ادا کی جائے گی جو کہ ادا کرنے میں اس قدر زیادہ نہ ہوگا جتنا کہ ثواب میں اضافے کا سبب ہوگا۔ کیونکہ رمضان میں ایسے صدقہ کا ثواب

ایک کے بدلہ ستر گنا تو حدیث پاک میں بیان ہوا ہے۔

اب اگر انسان پونے دو کلو گندم کی قیمت کا ستر گنا وصول کرنا چاہے تو اس کی مرضی اور اگر ساڑھے تین سیر کھجور (جو کہ عجوہ کھجور مدینہ منورہ والی بھی ہو سکتی ہے) کی قیمت کا ستر گنا وصول کرنا چاہے تو بھی دروازہ کھلا ہے۔

اور جسے اللہ نے نوازا ہے اسے ماہ مبارک میں اللہ کی رضا کیلئے خوب فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے عمدہ اور قیمتی جنس کو بنیاد بنا کر اُسی نصاب کے مطابق صدقہ فطر ادا کرنا چاہئے اور اگر مالی حیثیت کمزور ہے تو گندم کے حساب سے تو بہر حال ضرور ہی ادا کرے۔

صدقۂ فطر کی مقدار کا حساب لگانے میں سہولت کیلئے:۔

گندم یا اس کا آٹا	نصف صاع	(پونے دو سیر یا اسکی قیمت)
جو یا اس کا آٹا	ایک صاع	(ساڑھے تین سیر یا اسکی قیمت)
کشمش یا منقیٰ	ایک صاع	(ساڑھے تین سیر یا اسکی قیمت)
کھجور یا چھوہارے	ایک صاع	(ساڑھے تین سیر یا اسکی قیمت)

یاد رہے کہ صدقہ فطر کے حساب میں جو رقم خرچ ہو گی وہ ثواب میں اس عام صدقہ خیرات سے بہت زیادہ فضیلت والی ہو گی جو انسان از خود اپنی مرضی سے خرچ کرتا ہے۔

عید الفطر

عید الفطر کے دن تیرہ کام مسنون ہیں:

(۱) شرعی حدود میں رہتے ہوئے اپنی آرائش کرنا (۲) غسل کرنا (۳) مسواک کرنا (۴) اپنے کپڑوں میں سے سب سے عمدہ لباس پہننا (۵) خوشبو لگانا (۶) صبح کو بہت جلدی اٹھنا (۷) عیدگاہ جلد از جلد پہنچنا (۸) عیدگاہ جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز مثلاً کھجور کھانا (۹) عیدگاہ جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کر دینا (۱۰) نماز عید، عیدگاہ میں ادا کرنا (یعنی بلا عذر مسجد میں نہ پڑھنا) (۱۱) عیدگاہ جانے اور آنے کیلئے راستہ تبدیل کرنا (۱۲) اگر زیادہ دور نہ ہو تو

پیدل جانا(۱۳)عیدگاہ جاتے ہوئے راستے میں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد آہستہ آواز سے پڑھنا۔

نمازِ عید کا طریقہ:

اس طرح نیت کرے کہ میں دو رکعت واجب نماز عید، چھ زائد تکبیروں کے ساتھ ادا کرتا ہوں۔ پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لے اور سبحانک اللھم آخر تک پڑھ کر تین مرتبہ کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے۔ ہر تکبیر کے بعد اتنا وقفہ کرے کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہا جاسکے۔ دو مرتبہ تو تکبیر کے بعد ہاتھ کو کھلا چھوڑ دے گا اور تیسری مرتبہ ہاتھ باندھ کر عام نمازوں کی طرح تلاوت کرے گا یا سنے گا۔ رکوع، سجدہ کرنے کے بعد جب دوسری رکعت کیلئے کھڑا ہوتو پہلے سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ لے پھر رکوع میں جانے سے پہلے تین زائد تکبیریں ہاتھ اٹھا کر کہے اور ہر مرتبہ ہاتھ چھوڑ دے۔ پھر چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے۔ بقیہ نماز، عام نمازوں کی طرح ہے۔ نماز عید کا خطبہ پڑھنا سنت ہے اور اس کا سننا واجب ہے یعنی اس وقت بول چال اور نماز سب ممنوع ہیں۔

خلاصۂ کلام

عید کا دن مبارک اور خوشی کا موقع ہوتا ہے۔ مسلمانوں کو اپنی خوشی کافروں کی طرح نہیں منانی چاہیئے۔ ناچ گانا، فحاشی عریانی، عورتوں مردوں کا مخلوط اجتماع اور ٹی وی فلم وغیرہ دیکھنا سب اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والے کام ہیں۔ یہ خوشی جس رب نے عطا کی ہے، ہر لمحہ اس کو خوش رکھنے والے کام کرنے چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام

اے خدا اے رب العزت تو ہے رحمٰن و رحیم
تو ملک، قدوس، مومن، تو مہیمن ، تو حکیم
تو سلام و خالق و متعالی و عدل و کریم
تو عزیز و باری و غفار و فتاح و علیم
تو غفور و باسط و حق واسع و قابض ہے تو
تو شکور و عفو ہے اور رافع و خافض ہے تو
تو مذل و منتقم ، توّاب و مغنی و صمد
تو مجید و ماجد و مقسط و قوی و واحد و احد
تو متین و قادر و قہار و قیوم و کبیر
تو لطیف و مانع و رزاق و جبار و خبیر
تو رشید و جامع و وہاب تو برّ و مقیت
تو علی ہے تو ولی ہے تو غنی ہے تو ممیت
تو بدیع و نافع و باقی ودود و ضار و نور
ذوالجلال والاکرم و مالک الملک و صبور

تو رؤف و باعث و محیی مصوّر اور جلیل
تو حفیظ و ہادی و متکبر و وارث وکیل
تو مقدم تو مؤخر اول و آخر ہے تو
مقتدر ، حیّ و سمیع و باطن و ظاہر ہے تو
میرے مولا تو معزّ و مبدی و محصی بھی ہے
تو حکم ہے تو بصیر و واجد و والی بھی ہے
یا عظیم یا حلیم یا رقیب یا مجیب
یا حمید یا معید یا شہید یا حسیب

حمد باری تعالیٰ

ترا نام جس دم بھی میں نے لیا ہے
دل مضطرب کو سکوں مل گیا ہے
ندامت کے باعث جو آنسو بہا ہے
مرے داغِ عصیاں کو دھوتا گیا ہے
تری ذات اعلیٰ و ارفع ہے سب سے
ترے در سے ہی مجھ کو سب کچھ ملا ہے
حوادث کی زد میں ہے دل کا سفینہ
کنارے لگا دے یہی التجا ہے
زمین آسمان تو نے پیدا کئے ہیں
تو خالق ہے سب کا توسب کا خدا ہے

کہیں آرزو کا دیا بجھ نہ جائے
زمانہ ہے برہم مخالف ہوا ہے
مروں جب زبان سے تیرا نام نکلے
یہی ایک حسرت یہی مدعا ہے
نہیں کوئی تیرے سوا میرے مولا
ذکی پرخطا کو ترا آسرا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

ذکر ہے اس کا بستی بستی صلی اللہ علیہ وسلم
گونج رہی ہے محفلِ ہستی صلی اللہ علیہ وسلم
اس کے عمل نے شرک مٹایا ایک خدا کا رنگ جمایا
ختم ہوئی اصنام پرستی صلی اللہ علیہ وسلم
کیا کہنا معراج کی شب کا دیکھ کے رتبہ شاہ عرب کا
چرخ نے بھی محسوس کی پستی صلی اللہ علیہ وسلم
بیشک اس کی شان ہے اونچی پیار سے حق نے جس کو عطاء کی
کل نبیوں پر بالا دستی صلی اللہ علیہ وسلم
دیکر دنیا بھر کی دولت مل جائے گر اس کی محبت
پھر بھی یہ نعمت ہے سستی صلی اللہ علیہ وسلم
عشق نبیؐ میں اہل وفا نے لوٹے کیسے کیسے خزانے
کیف و سرور وجد و مستی صلی اللہ علیہ وسلم

اس کا جلوہ دیکھ جو پاتا قلب حزیں پھولا نہ سماتا
چشم عقیدت یوں نہ ترستی صلی اللہ علیہ وسلم
فیض ہے عاجز اس کی ثناء سے، کاش قوافی کام کے ہوتے
نعت کی بدلی کھل کے برستی صلی اللہ علیہ وسلم

دعائے مدینہ

وہ صبحِ مدینہ، وہ شامِ مدینہ
معطر معطر ہوائے مدینہ
سنہرے سنہرے حجابوں میں رحمت
مقدس مقدس فضائے مدینہ
وہ روضہ کی جالی وہ احساسِ عظمت
وہ بیتابیٔ دل، طبیعت پہ رقت
لرزتے ہوئے لب وہ اشک ندامت
سکوں بخش آہ وہ بکائے مدینہ
در و بام اقدس پہ نظروں کے سجدے
زبان پر وہ صلی اللہ کے ترانے
درود مدینہ، سلام مدینہ
لب و قلب مدحت سرائے مدینہ
شب قدر کی برکتیں رات لائی
سعادت حضوری کی سجدوں نے پائی

عجب بے خودی ہے، عجب کیف و لذت
یہ وارفتگی ہے عطائے مدینہ

وہ تسبیح و تہلیل و تمجید داور
ملائک کو بھی رشک آتا ہے جن پر

محبت کی تنویر سے دل منور
فروزاں فرووزاں ، ضیائے مدینہ

شب و روز یادوں کو دیتے ہیں دستک
دل و گوش جن سے ہیں مسحور اب تک

اذان مدینہ ، صلوٰۃ مدینہ
سجود مدینہ ، دعائے مدینہ

خوشا دل کو حاصل ہوئی ہے وہ دولت
کہ کونین کی عظمتیں اس کی قیمت

مری زندگانی کی جو ہے حرارت
ولائے محمدؐ ولائے مدینہ

یہی دل کی دھڑکن ، یہی آرزوئیں
نمازوں میں شام و سحر یہ دعائیں

کہ پھر آپ کے در پر سر کو جھکائیں
ہو خورشید کی جاں فدائے مدینہ

رمضان کا مہینہ اور یادِ مدینہ

رمضان کا جو مہینہ آیا
یاد رہ رہ کے مدینہ آیا
ہاتھ اٹھا کر جو دعائیں مانگیں
ہاتھ رحمت کا خزینہ آیا
بارگاہ نبویؐ میں پہنچا
جیسے ساحل پہ سفینہ آیا
حوصلہ سامنے ہونے کا نہ تھا
منہ چھپائے یہ کمینہ آیا
تن بدن کانپ رہا تھا میرا
اُف ، ندامت سے پسینہ آیا
عرض کرنا تھا دل زار کا حال
کچھ سلیقہ نہ قرینہ آیا
آہ افسوس صد افسوس نفیس
فصلِ گل میں بھی نہ پینا آیا

رمضان کا خاص وظیفہ

نبی کریم ﷺ کے ارشاد گرامی کے مطابق رمضان المبارک میں مندرجہ ذیل
آسان اور مختصر کلمات کا کثرت کے ساتھ وِرد کیجئے اور بیش بہا خزانے حاصل کیجئے!

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

''نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے''

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ

''میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں''

اَسۡأَلُ اللّٰہَ الۡجَنَّۃَ

''میں اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہوں''

وَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ

''اور اللہ تعالیٰ کی پناہ پکڑتا ہوں جہنم سے''

ایک مختصر درود شریف

وَ صلَّی اللّٰہُ عَلٰی النَّبِیِّ الاُمِّیِّ

ادارۃ المقصود
0321-2039293

لیلۃ القدر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا

حادثات سے بچنے کا وظیفہ

حضرت طلق فرماتے ہیں کہ ایک شخص ابوالدرداء صحابی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ کا مکان جل گیا، فرمایا: نہیں جلا۔ پھر دوسرے شخص نے یہی اطلاع دی تو فرمایا: نہیں جلا۔ پھر تیسرے آدمی نے یہی خبر دی، آپ نے فرمایا: نہیں۔ پھر ایک اور شخص نے آ کر کہا کہ اے ابوالدرداء! آگ کے شرارے بہت بلند ہوئے مگر جب آپ کے مکان تک آگ پہنچی تو بجھ گئی۔ فرمایا: مجھے معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرے گا۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے شام تک اس کو کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی۔ میں نے صبح یہ کلمات پڑھے تھے، اس لئے مجھے یقین تھا کہ میرا مکان نہیں جل سکتا۔ وہ کلمات یہ ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ مَاشَآءَ اللّٰهُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَاءُ لَمْ یَکُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْماً. اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِی وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌبِنَا صِیَتِهَا اِنَّ رَبِّی عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

تہجد (سحری) کے وقت پڑھنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِی نُوْرًا وَ فِیْ بَصَرِیْ نُورًا وَ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَ عَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَ عَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَ مِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَ مِنْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَ اجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَ مِنْ تَحْتِی نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِی نُوْرًا وَ اجْعَلْ لِّی نُوْرًا وَ فِی عَصَبِی نُوْرًا وَ فِی لَحْمِی نُورًا وَ فِی دَمِی نُوْرًا وَ فِی شَعْرِی نُوْرًا وَ فِی بَشَرِی نُورًا وَ فِی لِسَانِی نُوْرًا وَ اجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا و اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَ اجْعَلْنِیْ نُوْرًا.

ترجمہ:۔اے اللہ! میرے دل میں نور ڈال دے اور میری آنکھوں میں نور اور کان میں نور ڈال دے اور میرے دائیں اور میرے بائیں اور میرے پیچھے نور عطاء فرما اور میرے آگے نور عطا فرما اور میرے اوپر سے اور میرے نیچے سے (ہر سمت سے) نور ہی نور کر دے۔ اے اللہ! مجھے عطا فرما اور میرے لئے نور کر دے اور میرے پٹھوں میں نور پیدا فرما دے اور میرے گوشت میں نور اور میرے خون میں نور اور میرے بالوں میں نور بھر دے اور میری کھال میں نور اور میری زبان میں نور اور میری جان میں نور بخش دے اور مجھ کو نور عظیم عطاء کر دے (بس) از سر تا پا نور ہی نور کر دے۔

(بخاری و مسلم)

فائدہ

یہ دعا نماز کے لئے مسجد کی طرف جاتے ہوئے اور تہجد کے وقت پڑھنا مسنون ہے۔نور سے مراد ہدایت اور حق کا وضوح ہے، جس کا تعلق ہر عضو سے ہے۔مثلاً حق دیکھنا، حق سننا، حق سوچنا وغیرہ اور ہر جہت سے گمراہی سے بچنا ہے۔ کیونکہ باطل ظلمت ہے اور قیامت کے اندھیرے میں یہ نور اپنی ظاہری شکل میں روشنی کا کام دے گا اور اولیاء کاملین کو دیکھنے سے ان انوار کا احساس بھی ہو جاتا ہے۔

وسوسے اور برے خیالات سے بچاؤ کیلئے دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ وَسَاوِسَ قَلْبِی خَشْیَتَکَ وَ ذِکْرَکَ وَ اجْعَلْ ھِمَّتِی وَ ھَوَایَ فِیْمَا تُحِبُّ وَ تَرْضیٰ

ترجمہ:۔اے اللہ! بنادے میرے دل کے خیالات اپنا خوف اور اپنی یاد اور لگا دے میری ہمت اور میری خواہش ان کاموں میں جو تجھ کو پسند ہوں اور تو ان سے راضی ہوتا ہو۔

فائدہ: برے خیالات کو اچھے خیالات میں بدلنے کیلئے یہ بہترین دعا ہے۔

شہادت کا رتبہ نصیب ہوگا

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْ الْمَوْتِ وَ فِیْ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ

ترجمہ:۔اے اللہ! مجھے برکت والی موت عطاء فرما اور موت کے بعد جو کچھ ہوتا ہے اس میں برکت عطا فرما۔

فائدہ:۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک طویل حدیث میں روایت ہے کہ اس دعا کو روزانہ 25 مرتبہ پڑھنے سے شہادت کا رتبہ ملتا ہے۔

⊙⊙⊙